السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یا ابو الحسن شاذلی کے سلسلوں میں داخل ہونے اور ان کی طرف نسبت میں کوئی حرج ہے؟ کیا یہ سنت ہے یا بدعت؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام ابوداؤد اور دیگر اصحاب سنن نے حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ، فَاعْهَدْ إِلَيْنَا بِعَهْدٍ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيدًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(سنن ابن ماجہ ح: ٤٢)

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف توجہ فرمائی اور بہت مؤثر وعظ ارشاد فرمایا' جس سے آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دل ڈوگئے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ" یہ تو الوداع کہنے والے کا وعظ ہے تو آپ ہمیں کیا وصیت فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سمع وطاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی امیر ہو تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا یقیناوہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا (اختلاف سے بچنے کے لئے) میری سنت اور اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا اسے مضبوطی سے تھام لینا اسی سے وابستہ رہنا اور اپنے آپ کو بدعات سے بچانا (دین میں ایجاد کی گئی) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت میں بہت زیادہ اختلاف رونما ہوگا۔ لوگ مختلف طریقے اور انداز اختیار کرلیں گے ان میں بدعات ومحدثات کی کثرت ہوگی تو ان حالات میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو نصیحت یہ فرمائی کہ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے دامن سے وابستگی اختیار کرکے اسے مضبوطی سے تھام لیں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو تفرقہ بازی انتشار و خلفشار اور بدعات ومحدثا ت سے اجتناب کرنے کی بھی تلقین فرمائی کیونکہ بدعات انسان کو گمراہ کرکے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے دور لے جاتی ہیں آپ ﷺ نے اپنی امت کو وہی وصیت فرمائی جو حسب ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو وصیت فرمائی ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ١٠٣ ... سورة آل عمران

"اور تم سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔"

نیز فرمایا:

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ١٥٣ ... سورة الانعام

''بلاشبہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اس پر چلنا کیونکہ تم (ان پر چل کر) اللہ کے رستے سے الگ ہوجاؤ گے۔ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ پرہیزگار بنو۔"

ہم تمہیں وہی وصیت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے وصیت فرمائی ہے ہم اہل سنت کے ساتھ وابستگی کی وصیت کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔جیسے ان کے تصوف کے سلسلے والوں نے ایجاد کیا ہے جس میں بدعی اوراد غیر مشروعہ انکار اور شرکیہ دعائیں ہیں یا شرک تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں مثلا غیر اللہ سے استغاثہ مفرد اسماء کے ساتھ اس کا ذکر اور کلمہ آہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے نہیں ہے اسی طرح دعاء میں مشائخ کے ساتھ توسل اور مشائخ کے بارے میں یہ اعتقاد کہ وہ دلوں کے حالات سے آگاہ ہیں۔ دلوں کے مخفی بھید جانتے ہیں نیز ان کا اجتماعی طور پر ایک ہی آواز میں حلقوں میں ترنم کے ساتھ لہک لہک کر ذکر کرنا وغیرہ یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ